(کاپی رائٹ بحق مطبع ہذا محفوظ و محدود ہے)

بعون صانع کمین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بشریٰ للمؤمنین

تحفۃ العوام

جدید

باہتمام ایم۔ ڈی مصراپرنٹنڈنٹ

[illegible] لمیٹڈ [illegible] وارث مطبع نولکشور واقع لکھنؤ طبع گردید

چہاردہم ۶۰۰۰ — سنہ ۱۹۷۵ء — قیمت بلا جلد [illegible]

باسمہ سبحانہ

بشری للمؤمنین

تحفۃ العوام

بار چہاردہم

باضافہ مسائل و مطالب کثیرہ

مطابق فتاوائے

حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ آغا علی دوران

آقائے آقا السید محسن الحکیم الطباطبائی طاب ثراہ

و

حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ آغا علی دوران

آقائے آقا السید ابو القاسم الخوئی الموسوی مدظلہ العالی نجف اشرف عراق

(و توثیق کردہ)

حجۃ الاسلام ملک العلماء فقیہ اعظم مولانا

السید محمد حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ

باہتمام ایم۔ ڈی مصرا پرنٹنڈنٹ

در مطبع نیو کمار (پرائیویٹ) لمیٹڈ واقع مطبع نولکشور واقع لکھنؤ طبع گردید

تعداد طبع ۶۰۰۰ سنہ ۱۹۷۵ء

(جملہ حقوق بحق مطبع ہذا محفوظ و محدود ہیں)

باسمہ سبحانہ

توثیق مبارک

عالیجناب ملک العلماء فقیہ اعظم مولانا سید محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ

تحفۃ العوام نظر قاصر سے گذری اس میں جو اعمال و ادعیہ و وظائف وغیرہ مذکور ہیں ان کا بجالانا انشاء اللہ موجب اجر و ثواب ہے۔ اس میں جتنے مسائل ہیں ان کو حقیر نے مطابق فتاوائے سرکار حجۃ الاسلام مرجع الانام رئیس الملۃ والدین آیۃ اللہ فی العالمین اعلم العلماء المجتہدین افضل الفقہاء والاصولیین آقاء السید محسن الحکیم الطباطبائی مدظلہ العالی کر دیا ہے مقلدین سرکار موصوف کے لئے اس پر عمل کرنا صحیح اور موجب اجر و ثواب بے حساب ہے۔

خادم الشریعۃ المطہرہ

محمد حسین الرضوی بقلمہ

۱۶ رجون ۱۹۶۴ء

استدعاء ۔ مومنین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ایک سورۂ فاتحہ کا ثواب جناب مغفور اور آقائی محسن الحکیم طاب ثراہ کو ہدیہ کریں۔

پڑھے طوفان و تلاطم سے سلامت رہے گا اگر سورۂ مائدہ لکھ کر صندوق میں یا گھر میں رکھے کوئی گھر یا صندوق سے کوئی چیز نہ چرائے گا ہرگاہ سورۂ اعراف زعفران و گلاب سے لکھ کر پاس اپنے رکھے محفوظ ہوگا دشمن اور راہ بھولنے سے اور ضرر درندہ اور سانپ سے اور جب راہ بھول جائے تو کہے یَا صَالِحُ یَا اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ۔ اور اگر تنہا سفر کرے تو کہے مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَارْدُدْ غَیْبَتِیْ۔

تیرھواں باب

ثواب مباشرت و متعہ میں

منقول ہے کہ فرمایا ہرگاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا ہے کہ راہ خدا میں اُس نے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے جب مجامعت کرے تو گناہ اُس کے گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے جب غسل کرے گناہ سے پاک ہوتا ہے فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جاوے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے مگر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر معین کریں پس صیغہ کی کئی صورتیں ہیں اگر وکیل کریں تو پہلے وکیل عورت کا کہے مَتَّعْتُ[1] نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ[2] الْمُتْعَۃَ لِمُوَکِّلِیْ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ صورت دوسری اگر وکیل عورت کا ہو اور مرد خود سے صیغہ جاری کرے وکیل عورت کا کہے مَتَّعْتُکَ[3] نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ[4] الْمُتْعَۃَ لِنَفْسِیْ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

[1] متعہ میں دیا میں نے ذات موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو واسطے مدت معلوم کے مبلغ معلوم پر [2] قبول کیا میں متعہ کو واسطے موکل اپنے کے واسطے مدت معلومہ کے مبلغ معلوم پر [3] متعہ میں دیا میں نے تجھ کو نفس موکلہ اپنی موکلہ اپنی کو واسطے مدت معلومہ کے مہر معلوم پر [4] قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے واسطے مدت معلومہ کے اوپر مہر معلوم کے

صورت تیسری یہ ہے کہ مرد و عورت خود صیغہ جاری کریں عورت کہے مَتَّعْتُكَ[1] نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ[2] الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔

فائدہ۔ جاننا چاہیے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہل کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے اور زن بت پرست اور ناصبیہ اور خارجیہ سے درست نہیں مگر اہل کتاب کو بھی منع کرے اکل نجاسات اور شرب خمر وغیرہ سے اور نہ جانے دے ان کو معابد میں اُن کے اور کسی کی کنیز سے بغیر اجازت اُس کے آقا کے متعہ درست نہیں اور اگر زوجہ منکوحہ حرّہ کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح یا متعہ کرے تو اجازت زوجہ مذکورہ کی درکار ہے اور زن زانیہ اور فاحشہ سے متعہ جائز ہے مگر مکروہ ہے جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں اور صیغہائے متعہ ہوں یا صیغہائے نکاح دائمی سب میں شرط ہے کہ پڑھنے والا ان صیغوں کے معنی جانتا ہو اور الفاظ کو مخارج سے نکالے اقل درجہ اس کا یہ ہے کہ سننے والے کو تمیز ہو جائے کہ اُس نے اس مقام پر ہائے ہوز کہی اور اس مقام پر حائے حطی اسی طرح الف وعین وغیرہ میں فرق معلوم ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ پڑھنے والا جانتا ہو کہ یہ صیغے الفاظ ماضی سے پڑھے جاتے ہیں مگر قصد انشا کا رہتا ہے یعنی یہ خیال کرے کہ اسی صیغہ سے نکاح یا متعہ ہو جائے گا نہ یہ کہ نکاح یا متعہ ہو چکا ہے اس کا حال بیان کرتا ہوں اور مدت میں لازم ہے کہ ایک دن یا دس برس مثلاً مقرر کیا جائے نہ یہ کہ تعداد جماع کی معین ہو کہ یہ صحیح نہیں ہے اور مہر میں لازم ہے کہ جو چیز مالیت رکھتی ہو اور غیر مشروع نہ ہو وہ مقرر کی جائے مگر کمی و زیادتی کی حد نہیں جس پر تراضی طرفین ہو جائے اور ایک صورت متعہ کی یہ بھی ہے کہ بعد تعیین مہر اور مدت کے مرد سے عورت کہے کہ میں نے تجھ کو اپنی طرف سے وکیل کیا کہ تو میرا متعہ اپنے ساتھ پڑھ لے پس مرد کہے کہ مَتَّعْتُ[3] نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

---

[1] متعہ میں دیا میں نے تجھے ذات اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے [2] قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے نفس اپنے کے بیچ مدت معلوم کے اوپر مہر معلوم کے [3] متعہ میں دیا میں نے ذات موکلہ اپنی کو واسطے ذات اپنی کے بیچ مدت معلومہ کے مہر معلوم پر

پھر خود ہی کہے قَبِلْتُ[1] الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر ان صیغوں کے پڑھنے پر قادر نہ ہوں اور دوسرا پڑھنے والا ممکن نہ ہو تو اپنی زبان میں بھی متعہ کر سکتے ہیں اس طرح کہ عورت کہے مرد سے کہ متعہ میں دیا میں نے تجھے ذات اپنی کو اس قدر مہر اور اتنی مدت پر فوراً مرد کہے قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے اپنی ذات کے اس قدر مہر اور اتنی مدت پر مگر ضرور ہے کہ عورت ان کلمات کو متصل کہے یعنی پہلے سے یہ کلمات اُس کو یاد ہوں اور موافق لب ولہجۂ اہل ہند کے ادائے قرأت ضروری لازم ہے مثل اس کے ہائے ہوز کو حائے حطی سے تمیز کرے۔

چودھواں باب
بیان نکاح میں

منقول ہے کہ نماز کدخدا کی بہتر ہے ستر نماز سے کہ مرد بے زن ادا کرے اور فرمایا کہ جو شخص نکاح کرے برائے حسن وجمال وطمع مال وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جائز[2] ہے عقد زن مومنہ شیعہ کا مرد سُنی سے مگر مکروہ ہے اور احوط ترک ہے اور وہابی وناصبی کے ساتھ حرام ہے سنت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو اور قمر در عقرب یا تحت الشعاع نہ ہو اور مابین عیدین کے نکاح کا ترک کرنا حدیث سے ثابت نہیں اور مہمانی کا کھانا کرنا پانچ مقام پر سنت ہے عروسی وتولد وختنہ میں اور نئے مکان میں جب آئے اور جس وقت سفر مکہ سے گھر آئے پس جب نکاح پڑھا جائے تو وکیل اور تعیین مہر ہو اور بعد حاصل کرنے اجازت مرد وعورت کے نکاح پڑھیں اور وکیل عورت کا عورت سے اس طرح اجازت لے کہ میں تمہارا وکیل ہو کر تمہارا نکاح فلاں شخص سے جو فلاں شخص کے بیٹے ہیں اس قدر زر مہر پر پڑھوں تم نے اپنی جانب سے مجھ کو وکیل کیا بس بعد حصول اجازت اول یہ خطبہ پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِتَوْحِيْدِ اِنِّيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَ

[1] قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے بیچ مدت معلومہ کے مہر معلوم پر [2] بعض کبار علماء کے نزدیک حرام ہے۔